نوٹس الفوز الکبیر

درجہ خامسہ سیکشن سی

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ ملتان شریف

بفیضان نظر:

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا جمیل مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مؤلف:

محمد فارس رضا عطاری

نظرثانی:

ابو سفیان محمد عمران رضا عطاری

نوٹ:

اگر ان نوٹس میں کوئی غلطی پائیں فوراً اطلاع فرمائیں۔

رابطہ نمبرز:

03066409883 واٹس ایپ نمبر

03045373955

الفوز الکبیر فی اُصول التفسیر

40 فیصد نصاب سے معروضی سوالات

1- اللہ پاک کی نعمتیں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا ---
(i) العبد الضعیف پر (ii) العبد الفقیر پر (iii) العبد الولی پر (iv) العبد الأمیر پر

2- "القرن الاول" سے مراد ہیں ----
(i) اولیاء اللہ (ii) صحابہ اکرام (iii) پنجتن پاک (iv) تمام

3- رسالہ کے مقاصد کتنے ابواب میں منحصر ہیں ---
(i) 8 (ii) 6 (iii) 5 (iv) 10

4- پہلا باب کس چیز کے بارے میں ہے -
(i) علوم سادسہ (ii) علوم البحریہ (iii) علومِ خمسہ (iv) علوم ریاضی

5- علم الأحکام کی تفصیل کس کے ذمہ پر ہے ---
(i) عالم کے (ii) مفتی کے (iii) فقیہ کے (iv) تمام کے

6- "علم المخاصمہ والرد علی الفرق الضالۃ الأربع" کس کے ذمہ پر ہے -
(i) مفتی کے (ii) عالم کے (iii) محدث کے (iv) متکلم کے

7- آیاتِ احکام میں اختصار کون کرتے ہیں ---
(i) اہل کلام (ii) اہل بیت (iii) اہل معرفت (iv) اہل متون

8- غیر ضروری قیودات سے قواعد کی تنقیح کون کرتے ہیں ----
(i) اہل کلام (ii) اصولیین (iii) اہل متون (iv) تمام

9- وہ اُمور جن میں برھان کی طلب نہیں ہوتی صرف ظن کافی ہوتا ہے کہلاتے ہیں -
(i) قیودات (ii) خطابیات (iii) منشورات (iv) کچھ نہیں

10- "برھان" سے مراد جو حق کو باطل سے جدا کرے، یہ تعریف کس نے کی
(i) شاہ ولی اللہ (ii) امام رازی (iii) امام نسفی (iv) امام محمد

11- آیات احکام ہو یا مخاصمہ اُن کو قصوں کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں یہ کن کی عادت ہے -
(i) علماء کی (ii) محدثین کی (iii) مفسرین کی (iv) تمام کی

12- نزولِ قرآن کا اصل مقصد کیا ہے -----
(i) نفوس بشریہ کی تہذیب بیان کرنا (ii) نفوس بشریہ کی موت کو بیان کرنا (iii) دونوں

13- قرآنِ پاک میں جن چار گمراہ فرقوں سے مخاصمہ واقع ہوا وہ کتنی اقسام پر ہے -
(i) 8 (ii) 6 (iii) 5 (iv) 2

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

14- مشرکین اپنے آپ کو کیا کہلواتے تھے ...

(i) حُنفاء (ii) قُدماء (iii) بُلغاء (iv) نحوی

15- جو شر سے خیر کی طرف مائل ہو کہلاتا ہے ....

(i) حنیف (ii) رفیق (iii) ادیب (iv) منیب

16- جمہور مشرکین کس چیز کی پیروی کرتے تھے ....

(i) لوگوں کی (ii) فقیروں کی (iii) نفس امّارہ کی (iv) تمام کی

17- بڑے بڑے حوادثات کی تدبیر کون کرتا ہے ....

(i) نبی (ii) ولی (iii) رسول (iv) اللہ عزوجل

18- "قبیح اعمال کو شائع کرنا" کس کی گمراہیوں میں سے ہے۔

(i) عیسائیوں کی (ii) یہودیوں کی (iii) مشرکین کی (iv) پادریوں کی

19- صفاتِ مختصہ میں سے کسی صفت کو غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا کہلاتا ہے۔

(i) تقلید (ii) استدراج (iii) شرک (iv) کچھ نہیں

20- اللہ پاک کے لئے صفات بشریہ میں سے کسی صفت کو ثابت کرنا، کہلاتا ہے ....

(i) تحریف (ii) شرک (iii) تشبیہ (iv) کچھ نہیں

21- اولادِ اسماعیل کن کی شریعت پر تھے۔

(i) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ii) حضرت آدم (iii) اپنے جدِ کریم (iv) حضرت عیسیٰ

22- بتوں کی پوجا کس نے شروع کروائی تھی ....

(i) ابوجہل نے (ii) ابولہب نے (iii) عمرو بن لحی (iv) تمام نے

23- مشرکین جاتے تھے ....

(i) قبور و آثار کی طرف (ii) پارک کی طرف (iii) محلات کی طرف (iv) دریا کی طرف

24- اللہ پاک نے اپنے محبوب کو بھیجا ....

(i) ایران میں (ii) عرب میں (iii) افغانستان میں (iv) کچھ نہیں

25- جس طرح اللہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح اللہ زندہ کرے گا ....

(i) مردہ لوگوں کو (ii) مٹی کو (iii) پانی کو (iv) کچھ نہیں

26- تنقیح سے مراد ....

(i) غور و فکر کرنا (ii) چھان بین کرنا (iii) سمجھنا (iv) دیکھنا

27- جو ضمیر محلِ جر میں آئے کہلاتی ہے ....

(i) منصوب متصل (ii) منصوب منفصل (iii) مجرور متصل (iv) تمام

28- مشرکین کی ہر بات نہ ماننا تھا ....

(i) مصلحت کلیہ کی وجہ سے (ii) خواہش کی وجہ سے (iii) انکار کی وجہ سے (iv) کچھ نہیں

29- تورات میں لفظی یا معنوی تحریفات کرتے تھے۔

(i) یہودی (ii) عیسائی (iii) مشرکین (iv) پادری

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

30- "تاب ورجع الی الحق" جو توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرے کہلاتا ہے۔
(i) عیسائی (ii) پادری (iii) یہودی (iv) تمام

31- تورات میں تحریف کتنی اقسام پر تھی؟
(i) 8 (ii) 2 (iii) 6 (iv) 10

32- "لفظ کو ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف پھیر دینا" کہلاتا ہے ----
(i) تحریف معنوی (ii) تحریف لفظی (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

33- شاہ ولی اللہ کا قول کن کے موافق ہے ----
(i) حضرت حسین (ii) حضرت عقیل (iii) حضرت ابن عباس (iv) تمام

34- "لفظ کا حمل کرنا اُس کے مرادی غیر پر تاویل فاسد کے سبب ارادے کے ساتھ یا بغیر ارادے کے"
یہ کس کی تعریف ہے۔
(i) تحریف لفظی (ii) تحریف معنوی (iii) دونوں (iv) کوئی نہیں

35- "فاسق" انبیاء کی شفاعت سے جہنم سے نکل آئے گا یہ کون سی تحریف ہے۔
(i) لفظی (ii) معنوی (iii) صوری (iv) تمام

36- یہودی گمان کرتے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو ہمیشہ ---- پر رہنے کی
وصیت کی۔
(i) یہودیت (ii) نصرانیت (iii) دونوں (iv) تمام

37- اللہ پاک نے محبوب کی جگہ کون سا لفظ ذکر فرمایا ----
(i) شاهد (ii) صدیق (iii) ابناء (iv) کچھ نہیں

38- یہودیوں کے تمام شبہات کو کس نے رد کیا -----
(i) تورات نے (ii) انجیل نے (iii) زبور نے (iv) قرآن پاک نے

39- یہودی کسی بڑے شخص کی عزت کے لئے آیتوں کو چھپاتے ----
(i) انجیل کی (ii) تورات کی (iii) زبور کی (iv) تمام کی

40- کس خوف کی وجہ سے یہودی آیتوں کو چھپاتے تھے کہ لوگ -----
(i) قتل کریں گے (ii) تاوان لیں گے (iii) ملامت کریں گے (iv) چھوڑ دیں گے

41- یہودی علماؤں نے رجم کو ترک کر کے کس کو رجم کے قائم مقام کیا تھا ----
(i) تاوان کو (ii) فدیہ کو (iii) کوڑوں کو (iv) تمام کو

42- "فوز الکبیر" میں افتراء کے کتنے اسباب ہیں ---
(i) 2 (ii) 6 (iii) 8 (iv) 10

43- یہودیوں کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے انکار پر کوئی دلیل نہیں تھی مگر ----
(i) تورات سے (ii) انجیل سے (iii) سلف کے اقوال سے (iv) تمام سے

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

44 - یہودیوں پر غالب آچکا تھا . . . .

(i) دل (ii) نفس لوامہ (iii) نفس مطمئنۃ (iv) نفس امارہ

45 - تاویلات فاسد کو یہودی ظاہر کرتے تھے . . . .

(i) اپنے آپ میں (ii) کتابوں میں (iii) شریعت میں (iv) کچھ نہیں

46 -

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

ترجمۃ المؤلف

نام =
آپ کا نام احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور فاروقی دہلوی ہندی ابو عبد العزیز ہے۔
آپ علیہ الرحمۃ شاہ ولی اللہ کے لقب سے مشہور ہیں۔

ولادت =
آپ علیہ الرحمۃ 4 شوال 1110 ہجری بمطابق 1699ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

تعلیم = آپ علیہ الرحمۃ نے 7 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ رسمی و شرعی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی تھی۔ آپ علیہ الرحمۃ 15 سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ اکرام =
i) آپ کے والد شیخ عبد الرحیم
ii) شیخ افضل سیالکوٹی
iii) شیخ ابو طاہر محمد بن عبد الرحیم
iv) تینوں آپ کے اساتذہ کرام ہیں۔

تلامذہ =
i) شیخ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
ii) محمد بن محمد حسینی مرتضیٰ زبیدی
iii) شیخ محمد عاشق پھلتی

تصانیف =
آپ کی تصنیف بہت ساری ہیں 3 کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
(1) الفوز الکبیر (2) حجۃ اللہ البالغۃ (3) فیوض الحرمین

وفات = آپ علیہ الرحمۃ 1176 ہجری بمطابق 1762ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

المقدمة

اُردو ترجمہ =

"اللہ کی نعمتیں اس کمزور بندے پر بے شمار اور بے حساب ہیں اُن نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید کو سمجھنے کی توفیق کا ملنا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے احسانات امت میں سب سے زیادہ حقیر پر بہت زیادہ ہیں۔

سب سے بڑا احسان قرآن پاک کی تبلیغ کرنا ہے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ اکرام علیہم الرضوان کو قرآن پاک کی تعلیم دی اور صحابہ اکرام نے پھر اس تعلیم کو تابعین تک پہنچایا اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ اس بندۂ ضعیف کو قرآن پاک کی روایت و درایت کا ایک حصہ پہنچا۔

اما بعد! فقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم عرض کرتا ہے جب اللہ تعالی نے مجھ پر کتاب کی فہم کا دروازہ کھولا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں ایک مختصر رسالے میں بعض نکات نافعہ کو جمع کروں جو لوگوں کو نفع دیں اور امید اس اللہ عزوجل سے ہے جس کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ وہ طالب علم کے لئے محض ان قواعد کو سمجھنے کے سبب علم کے دروازے کھول دے۔

اگر وہ ساری عمر تفاسیر کے مطالعہ میں صرف کردیں اور مفسرین پر قرأت کریں جو اس زمانے میں کم پائے جاتے ہیں پھر بھی اُن کو یہ قوائد اس ضبط اور ربط کے ساتھ حاصل نہ ہوں گے جس انداز میں میں نے جمع کئے ہیں۔

میں نے اس کا نام

"الفوز الکبیر فی اُصول التفسیر" رکھا ہے توفیق صرف اللہ کی طرف سے ہے میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہ ہر کام میں کافی اور اچھا کارساز ہے۔①

---

① یاد رہے یہ ترجمہ لفظی نہیں بلکہ مفہومی ہے - ۱۲ فقیر

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

مقاصد الرسالة

اس رسالے کے مقاصد پانچ ابواب میں منحصر ہیں۔

۱- الباب الأوّل:

پہلا باب اُن علوم خمسہ کے بارے میں جن پر قرآن پاک بطور نص دلالت کرتا ہے گویا کہ قرآن پاک کے نازل ہونے کی اصل غرض یہی ہے۔

ii- الباب الثانی:

اس زمانے کے سمجھ دار لوگوں کا اعتبار کرتے ہوئے قرآن کی نظم اور خفاء کے طریقوں کے بارے میں ہے اس کے علاوہ نظم قرآن اور وجوہ خفاء کو واضح بیان کرنے میں ہے۔

iii- الباب الثالث:

نظم قرآن کے لطائف کے بیان میں ہے اور قرآن کے انوکھے اسلوب کے بیان میں ہے۔

iv- الباب الرابع:

چوتھا باب تفسیر کے طریقوں کے بیان میں ہے صحابہ اکرام و تابعین اکرام کی تفاسیر میں جو اختلاف ہے اُس کے اسباب کے طریقوں کے بیان میں ہے۔

v- الباب الخامس:

پانچواں باب غریب قرآن کے بارے میں ہے اور اُن اسباب نزول کے بارے میں ہے جن کو یاد کرنا مفسر پر ضروری ہے کیوں کہ ان کے بغیر مفسر کو تفسیر میں غور و خوض منع ہے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

الباب الاوّل

((پہلا باب اُن علومِ خمسہ کے بارے میں ہے جن علوم کو قرآن پاک نے نص کے طریقے پر بیان کیا ہے))

علم الأحکام سے کیا مراد ہے؟

ج = واجب، مستحب، مباح، مکروہ اور حرام کے علم کو علم الأحکام کہتے ہیں چاہے یہ عبادات سے ہوں یا معاملات میں سے ہوں، تدبیر منزل یا سیاست مدنیہ میں سے ہوں۔

علم الأحکام کی تفصیل جاننا کس کے ذمہ پر ہے؟

ج = اِس علم کی تفصیل جاننا "فقیہ" کے ذمہ پر ہے۔

علم المخاصمہ کسے کہتے ہیں نیز چار گمراہ فرقوں کے نام لکھیں "الفوز الکبیر" کی روشنی میں؟

ج = جھگڑے، بحث و مباحثہ کے علم کو علم المخاصمہ کہتے ہیں نیز چار گمراہ فرقوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) یہود (۲) نصاریٰ (۳) مشرکین (۴) منافقین

علم التذکیر بآلاء اللہ کیا ہے؟

ج = "نصیحت والے" علم کو علم التذکیر بولتے ہیں اس علم میں بتایا جاتا ہے کہ زمین و آسمان رب تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں۔ اللہ بندوں کی طرف اُس چیز کا اِلہام کرتا ہے جو اُن کے لئے مناسب ہوتی ہے۔ اور اِس علم میں اللہ پاک کی صفات کاملہ کو بیان کیا جاتا ہے۔

علم التذکیر بأیّام اللہ سے کیا مراد ہے؟

ج = اِس علم میں واقعات کو بیان کیا جاتا ہے جیسے انبیاء اکرام کے قصے اور اُن کی قوموں کے قصے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمانبرداری کرنے والوں کو نعمتیں اور مجرمین کو عذاب کرے گا۔

علم التذکیر بالموت سے کیا مراد ہے؟

ج = اِس علم میں موت اور موت کے بعد ہونے والے أحوال کو بیان کیا گیا ہے۔ موت کے بعد حشر، نشر، حساب، میزان، جنت اور نار ہوں گے یہ سب حق ہیں اِن سب کو بیان کرتے اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے احادیث پاک اور آثار بیان کئے جاتے ہیں تاکہ نصیحت حاصل ہو اور بندہ خوفِ خدا سے ڈرتا رہے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

علومِ خمسہ کو پیش کرنے میں قرآن کریم کا اُسلوب بیان کریں؟

ج = قرآن کریم علوم خمسہ کو بیان کرنے میں پہلے والے عرب کے طریقے پر نازل ہوا ہے۔
اللہ پاک نے جب قرآن پاک کو نازل کیا تو آیاتِ احکام میں اختصار نہیں فرمایا جیسے اہل متون کا طریقہ ہے وہ اختصار کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے غیر ضروری قیود ات بھی شامل نہیں فرمائیں جیسے اُصولیوں کی عادت ہے۔
اِس کے علاوہ اللہ پاک نے آیاتِ مخاصمہ میں مشہورات مسلمہ اور خطابیات نافعہ کے ساتھ خصم کا اِلتزام فرمایا ہے۔
ایک مطلب سے دوسرے مطلب کی طرف منتقل ہونے میں مناسبت کی رعائت نہیں کی گئی۔ بلکہ اللہ نے ہر ہر شے کو پھیلا دیا جس کا اِلقاء کرنا بندوں پر اہم تھا پہلے یا بعد میں

خطابیات سے کیا مراد ہے؟

ج = ”وہ اُمور جن کے اندر دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ظنّ کافی ہوتا ہے۔
((دستور العلماء جلد نمبر 2 صفحہ 88))

بُرھان سے کیا مراد ہے؟

ج = اِمام نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :
” برھان سے مراد ایسا بیان جس کے ذریعے حق کو باطل سے جدا کیا جائے “
((مجموعۃ قواعد الفقہ ص 207))

قرآن پاک کن کن مقاصد پر نازل ہوا بیان کریں؟

ج = مفسرین کرام کی عادت کریمہ تھی کہ وہ ہر آیت (چاہے وہ مخاصمہ میں سے ہو یا احکام میں سے) کو کسی قصہ کے ساتھ جوڑ دیتے تھے پھر یہ گمان کرتے کہ یہ قصہ اِس آیت کے نازل ہونے کا سبب ہے لیکن ثابت شدہ بات یہ ہے کہ قرآن پاک کو نازل کرنے کا جو مقصد اصلی ہے وہ انسانوں کی تہذیب کو بیان کرنا ہے۔

مقاصد نزول قرآن :-

(i) انسانوں کی تہذیب کو بیان کرنا
(ii) عقائد باطلہ کو ختم کرنا ((جو انسانوں میں پائے جاتے تھے))
(iii) اعمال فاسدہ کو ختم کرنا

آیاتِ مخاصمہ کے نازل ہونے کا سبب بیان فرمائیں؟

ج = مکلّفین ((انسانوں)) میں جو عقائد باطلہ پائے جاتے تھے اللہ پاک اُن کو دور کرنے کے لئے آیاتِ مخاصمہ کو نازل فرماتا تھا۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

آیاتِ احکام کے نزول کا سبب بیان فرمائیں؟

ج = جب مکلفین کے مابین مظالم جاری تھے تو اللہ پاک نے اُن مظالم کو دور کرنے کے لئے آیاتِ احکام کو نازل فرمایا۔ ہر ظلم کے علیحدہ علیحدہ حکم جاری فرمائے۔

مثال کے طور پر:

(i) چوری کروگے تو ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

(ii) زناء پر حد جاری کی جائے گی کوڑے لگائے جائیں گے

فائدہ:- الغرض ہر ظلم پر علیحدہ علیحدہ حُدُود کو بیان فرمایا۔

آیات تذکیر کے نزول کا سبب بیان فرمائیں؟

ج = اللہ عزوجل کی نشانیوں پر لوگ توجہ نہ کرتے تھے۔ موت اور اُس کے بعد ہونے والے تمام احوال سے لوگ غافل ہو چکے تھے۔ لوگوں کو اس غفلت سے بیدار کرنے اور موت سے ڈرانے کے لئے اللہ پاک نے قرآن میں آیاتِ تذکیر کو نازل فرمایا جن کے ذریعے لوگوں کو نصیحت کی گئی تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔

الفصل الأوّل

(فی علم المخاصمہ)

قرآن پاک میں جن چار گمراہ فرقوں کے ساتھ مخاصمہ واقع ہوا وہ چار گمراہ فرقے کون سے ہیں۔

ج = وہ چار یہ ہیں:

(i) مشرکین (ii) یہود (iii) نصاری (iv) منافقین

چار گمراہ فرقوں کے ساتھ مخاصمہ کتنی اقسام پر ہے الفوز الکبیر کی روشنی میں؟

ج = دو قسموں پر ہے۔

(i) اللہ پاک نے عقائد باطلہ کو گمراہ فرقوں کی شناعت اور ردّ پر نصّ کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(ii) اللہ پاک نے اُن کے شبہات کو بیان فرمایا پھر اُن کے شبہات کو ادلۂ برہانیہ اور خطابیہ کے ساتھ حل فرمایا۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

1- 〈 ذکر المشرکین 〉

مشرکین کون تھے؟

ج = مشرکین اپنے آپ کو حنفی کہتے تھے اور وہ ملّت ابراہیمی کا دعوی کرتے تھے۔ کیوں کہ حنیف اُس کو کہتے ہیں جو ملّت ابراہیمی کا دعوی کرے اور ملّت ابراہیمی کے اشعار کا التزام کرے۔

حنیف کسے کہتے ہیں؟

ج = جو شر سے خیر کی طرف مائل ہو صحیح بات یہ ہے کہ جو اسلام کی طرف مائل ہو اُسے حنیف بولتے ہیں "حنفاء" اسلام سے پہلے عرب میں ایک قبیلے کا نام تھا جو وثنیہ کا انکار کرتے تھے اُمیہ بن ابو الصلت اُنہی میں سے ہے۔

ملّت ابراہیمی کے شعائر بیان فرمائیں؟

ج = ملّت ابراہیمی کے شعائر مندرجہ ذیل ہیں:

i) بیت اللہ کا حج کرنا
ii) نماز میں استقبال قبلہ کرنا
iii) جنابت سے غُسل کرنا
iv) ختنہ کرنا
v) تمام خصال فطرت (اچھی عادتیں)
جیسے امی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا ۱۰ چیزیں فطرت میں سے ہیں مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا ــــ الخ
((دیکھیے حاشیہ نمبر 2 قولہ خصال الفطرۃ صفحہ نمبر 19 الفوز الکبیر)) مکتبۃ المدینہ
vi) حُرمت والے مہینوں کا احترام کرنا
vii) مسجد حرام کی تعظیم کرنا
viii) نسبی اور رضاعی محرمات کی حرمت
ix) حلق میں ذبح کرنا
x) لُبَّہ میں قربانی کرنا
xi) خصوصاً أیامِ حج میں نحر اور قربانی سے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرنا ملت ابراہیمی کے شعائر میں سے ہے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

ملّتِ ابراہیمی کے شعائر بیان ہو چلے۔

فائدہ:۔

(لُبّہ):۔ جانور کی گردن کے نیچے وہ جگہ جہاں پر قلادہ باندھتے ہیں۔

(شرائعہا)

ملّتِ ابراہیمی کے شرائع بیان کریں؟

ج= ملّتِ ابراہیمی کے شرائع یہ ہیں۔

i) نماز پڑھنا ii) وضو کرنا

iii) روزہ رکھنا۔ ((طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ شمس (سورج) تک))

iv) یتیموں اور مسکینوں پر صدقہ کرنا

v) حق کے راستوں میں مدد کرنا

vi) صلہ رحمی کرنا اصل ملّت میں مشروع تھی۔

وضاحت:۔ مشرکین جب یہ مذکورہ کام کرتے تو آپس میں ایک دوسرے کی مدح (تعریف) بیان کرتے تھے لیکن جو جمہور مشرکین تھے انہوں نے یہ کام چھوڑے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ یہ سارے کام ایسے ہو گئے گویا کہ تھے ہی نہیں۔ اس کے علاوہ قتل، چوری، زناء، سود اور غصب کی حرمت بھی اصل ملّت سے ثابت تھی ہر حال میں ان چیزوں سے رکنا لازمی تھا لیکن جمہور مشرکین نفسِ امّارہ کی پیروی کرتے ہوئے ان سب کاموں کا ارتکاب کرتے تھے۔

(عقائد المشرکین)

مشرکین کیا عقائد رکھتے تھے تفصیلاً بیان فرمائیں؟

ج= مشرکین مندرجہ ذیل عقائد رکھتے تھے=

- صانع (اللہ تبارک وتعالیٰ) موجود ہے۔
- زمینوں اور آسمانوں کو اُسی نے پیدا فرمایا ہے۔

o بڑے بڑے حوادثات کی تدبیر وہی کرتا ہے۔
o رسولوں کو بھیجنے پر قادر ہے۔
o بندوں کے اعمال پر جزاء دینے کی قدرت رکھتا ہے۔
o حوادثات کو اُن کے واقع ہونے سے پہلے مُقدّر کرتا ہے۔
((یعنی اُن کی مقدار اُس (اللہ) کے پاس ثابت ہوتی ہے))۔
o ملائکہ اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ بھی تعظیم کے مستحق ہیں۔

وضاحت:- اِن مذکورہ عقیدوں پر مشرکین کے اشعار دلالت کرتے تھے۔ لیکن جمہور مشرکین کے لئے اِن عقائد میں کثیر شُبہات واقع ہو چکے تھے اِن شبہات کے واقع ہونے کی صرف ایک وجہ ہے کہ وہ اُن عقائد سے محبت و اُلفت نہ رکھتے تھے۔

ضلالات المشرکین

مشرکین کی گمراہیاں تحریر فرمائیں؟

ج = مشرکین کی 9 گمراہیاں درج ذیل ہیں جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "الفوز الکبیر" میں تحریر فرمائی ہیں:

i) شرک کرنا
ii) تشبیہ دینا
iii) تحریف کرنا
iv) آخرت کا انکار کرنا
v) نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید از فہم جاننا
vi) اعمالِ قبیحہ کو شائع کرنا
vii) آپس میں مظالم کو جاری کرنا
viii) فاسد تقالید کی پیروی کرنا
ix) عبادات کو ختم کر دینا۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

(تفصیل ضلالاتہم)

الشرک :-

شرک کی تعریف تحریر لکھیں؟

ج = اللہ پاک کی صفات مختصہ میں سے کسی صفت کو غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا، شرک کہلاتا ہے۔ (1)

شرک کی کچھ مثالیں تحریر فرمائیں تاکہ معلوم ہو سکے شرک کیسے ہوتا ہے؟

ج = جیسے :

- عالم میں تصرف کرنا اپنے ارادہ سے اس کو "کُن فیکون" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- کسی شخص کے لئے ذاتی علم غیب ثابت کرنا شرک ہے۔
- بذات خود کسی مریض کے لئے شفاء ایجاد کرنا۔
- کسی شخص پر لعنت کرنا یا سختی کرنا یہاں تک اُس پر اُس کے رزق کو تنگ کر دینا ((یہ افعال اللہ کے ساتھ خاص ہیں وہ رزق تنگ کر سکتا ہے غیر اللہ کے اختیار ذاتی نہیں ہے))۔
- کسی شخص کو بدبخت کرنا یا کسی پر رحمت کرنا اُس کا رزق وسیع کرنا اُس کے بدن کو درست کرنا یا بیمار کرنا۔ (2)

وضاحت :- " لیکن مشرکین جواہر کو پیدا کرنے اور بڑے بڑے اُمور کی تدبیر کرنے میں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

---

(1) : بعض مراثی اعتراض کرتے ہیں کہ جشن عید میلاد النبی منانا اُس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا، اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کو جانا، وہاں جا کر اُن کے وسیلے سے دعا مانگنا، اس کے علاوہ اُمور مستحبہ و مباح پر عمل کرنا شرک ہے حالانکہ اُن عقل کے اندھوں کو پتہ نہیں کہ یہ افعال شرک میں داخل نہیں کیوں کہ یہ ایسی صفات نہیں جو اللہ کے ساتھ خاص ہوں۔ ١٢ فقیر

(2) حالانکہ یہ سب کام ہم غیر اللہ کے لئے مانتے ہیں لیکن یاد رہے ذاتی نہیں عطائی مانتے ہیں کیوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم میں تصرف کا اختیار دیا گیا ہے اِس کے علاوہ ہمارے انبیاء غیب بھی جانتے ہیں۔ عیسی علیہ السلام مادر زاد اندھوں، کوڑھیوں کو شفاء دے دیا کرتے تھے ہم یہ اختیارات عطائی مانتے ہیں لیکن بدمذھب ہم پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں عقل کے اندھے ہیں انبیاء کے دشمن ہیں خبیث لوگ ہیں جب علم غیب نبی کے لئے ثابت کریں تو شرک کے فتوے لگاتے ہیں لیکن خود اِس بات کے قائل ہیں کہ چار مہینے بعد کتے سراغ لگا کر چور کا پتہ کر لیتے ہیں، ایک مشین بتا سکتی ہے کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی میں کہتا ہوں وہابیو! ایک گلاس میں پانی ڈال کر ڈوب مرو کمینو! نبی کا علم مشین کے علم سے کم سمجھا ہوا ہے۔ ((لعنۃ اللہ علیکم))

منجانب:
درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

مشرکین اُمورِ خاصہ میں کس طرح رب کا شریک مانتے تھے؟

ج = وہ کہتے تھے اللہ بعض بندوں کو اپنے خاص امور میں شریک کرتا ہے۔
وہ گمان کرتے تھے کہ جس طرح ایک بہت بڑا بادشاہ اپنے مخصوص بندوں کو بادشاہت والے شہروں کی طرف بھیجتا ہے اور انہیں امورِ جزئیہ میں تصرف کرنے کا اختیار دیتا ہے بادشاہ خود جزوی امور کی طرف توجہ نہیں دیتا تمام بندوں کے اُمور انہیں مخصوص بندوں کی طرف سپرد کر دیتا ہے۔
بادشاہ کے حضور اگر یہ قریبی بندے کسی کی شفاعت کر دیں تو بادشاہ اِن کی شفاعت قبول کرتا ہے۔
بالکل اسی طرح وہ لوگ کہتے تھے کہ مالک علی الاطلاق اللہ پاک بھی دنیاوی بادشاہ کی طرح ہے۔ اُس نے بعض بندوں کو اُلوہیت کا شرف عطاء کیا ہے اُن کی رضا اور ناراضگی تمام بندوں پر مؤثر ہوتی ہے۔
مشرکین کہتے تھے اللہ کے ذکر کردہ بندوں کا قرب حاصل کرنا لازمی ہے۔ تاکہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ آسان ہو اور اللہ بڑے بڑے امور کو جاری کرنے میں متقربین کی شفاعت قبول فرمالے۔
اِن تمام اُمور کو ملاحظہ کرنے کے سبب مشرکین اس بات کی تجویز دیتے تھے کہ

- انہیں سجدہ کیا جائے (یعنی جن کو اللہ نے الوہیت کا شرف دیا ہے)
- اُن کے لئے ذبح کیا جائے
- اُن کے نام پر قسم کھائے جانے کو اچھا سمجھے

وضاحت:- " مشرکین لوہے، پیتل، پتھروں اور مٹی کی مورتیاں بنا کر اُنہیں خدا مانتے روحوں کی طرف اِن مورتوں کو توجہ کا قبلہ بنائے اِس حد تک گمراہ ہو گئے کہ (1) اِن صورتوں کو معبود ذاتی سمجھنے لگ گئے اِس عقیدے سے بہت بڑا فساد داخل ہو گیا۔

---

(1) اس گمراہی کا سبب اُن کے عقائد تھے نہ وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے نہ اِس حد تک پہنچتے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بخار کو روکنے کے لئے نزلے کو روکو انسان کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے بکری کو کھیت کے کنارے پر بھی نہ جانے دیں کیوں کہ خوف ہے کہ وہ عنقریب کھیت میں گھس جائے اس لئے کرنے والے کام کئے جائیں ورنہ انسان فضول کاموں میں پھنس جاتا ہے۔ عقائد اہل سنت حقہ کے عقائد پر ثابت قدم رہیں وگرنہ ڈگمگاتے ڈگمگاتے ہیں دور جا گریں گے اللہ حفاظت فرمائے
12 فقیر

منجانب:
درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

التشبیہ

تشبیہ کی تعریف لکھیں؟

ج = اللہ پاک کے لئے صفات بشریہ میں سے کسی صفت کو ثابت کرنا، تشبیہ کہلاتا ہے۔

مشرکین کیسے تشبیہ دیتے تھے؟

ج = مشرکین یہ باتیں کر کے تشبیہ دیتے تھے:

- فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔
- اللہ اپنے بندوں کی شفاعت قبول کرتا ہے اگرچہ اُن کی شفاعت سے راضی نہ ہو۔ (جیسے بڑے بڑے بادشاہ اپنے امراء کی شفاعت کو قبول کرتے ہیں۔
- مشرکین اللہ کے علم، سماعت اور بصارت (جو اُس کی شان کے لائق ہے) کو اپنی سماعت، بصارت اور اپنے علم پر قیاس کرتے تھے۔ (اپنے ذہنوں کے اندر کمی کی وجہ سے)
- اللہ پاک کے لئے جسم اور مکان کو ثابت کرنے کے قائل تھے۔

بیان التحریف

تحریف کیسے واقع ہوئی؟

ج = حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اپنے جدِّ کریم کی شریعت پر تھے۔ ایک شخص عمرو بن لحی اللہ پاک اس بدبخت پر لعنت کرے آیا اس نے اُن کے لئے بتوں کو بنایا اور اُن کی عبادت شروع کروائی۔ اس شخص نے اُن کے لئے بحیرہ، سائبہ اور حام ایجاد[1] کئے۔ اس کے علاوہ تیروں کے ذریعے قسمت آزمائی اس نے ایجاد کی عمرو بن لحی کا واقعہ ہمارے پیارے نبی پاک فخرِ موجودات، تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً 300 سال پہلے ہوا۔ جاہل لوگ اس باب میں اپنے آباء کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے آباء کے اقوال و افعال کو دلیل قطعی سمجھتے ہیں۔

---

① اِختَرَعَ (اس کا معنی ہے "نئی بات پیدا کرنا / ایجاد کرنا) دیکھیے المنجد صفحہ نمبر 268

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

﴿بیان إنکار المعاد﴾

مشرکین کس طرح آخرت کا اِنکار کرتے تھے؟

ج = گزرے ہوئے انبیاء اکرام نے حشر و نشر کے بارے میں واضح بیان بتایا تھا۔ لیکن یہ بیان زیادہ واضح اور طویل (وضاحت) کے ساتھ نہیں تھا۔ یعنی جیسے طرح قرآن پاک ہر شے کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے اُس طرح یہ واضح نہ تھا۔ اسی وجہ سے جمہور مشرکین اس پر مُطّلع نہ تھے وہ اِس کو بعید سمجھ کر اِنکار کرتے تھے۔

﴿بیان استبعاد رسالۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

مشرکین ہمارے نبی پاک کی رسالت کو کیوں بعید از فہم سمجھتے تھے؟

ج = مشرکین سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا اسماعیل علیہ السلام بلکہ سیدنا موسی علیہ السلام کی نبوت کا اعتراف کرتے تھے لیکن وہ صفات بشریہ جو انبیاء کا لوازمات کے لئے حجاب ہیں انہوں نے مشرکین کو تشویش میں ڈال رکھا تھا۔ مشرکین اللہ پاک کی اس تدبیر کی حقیقت کو نہیں پہچانتے تھے جو تدبیر بعثت انبیاء کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ اس لئے بھی بعید جانتے تھے کہ انہیں رسول اور مرسل کے درمیان مماثلت کا علم نہ ہوا۔ مشرکین وہمی شبہات کو وارد کرتے رہتے تھے۔ انبیاء کے بارے میں یوں کہتے تھے:

"اگر وہ انبیاء ہیں تو کھاتے اور پیتے کیوں ہیں؟ اللہ فرشتوں کو رسول کیوں نہیں بناتا؟ اللہ پاک نے ہر ہر انسان پر[1] علیحدہ علیحدہ وحی کیوں نہیں کی؟

---

① آج بھی کچھ خنزیر پھرتے ہیں جو کہتے ہیں ہر ہر انسان خود قرآن و حدیث کو سمجھ سکتا ہے قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے کسی کی پیروی کرنا ضروری نہیں میں کہتا ہوں اگر ہر انسان کی عقل اتنی کامل ہے تو پھر ہر بندہ بغیر کسی واسطے کے رب تک پہنچ جاتا پھر یہ انبیاء یہ کتابیں یہ قرآن کیوں اُتارے جاتے۔
علم ایک نور ہے اگر انسان اپنے من کو روشن کرنا چاہتا ہے تو انبیاء کی پیروی، قرآن و حدیث کی پیروی لازم ہے۔ اگر ان کو چھوڑ کر ہدایت ڈھونڈے گا تو دوری کی گمراہی میں بھٹکتا پھرے گا۔ ذرا غور کیجئے ایک بلب کو روشن کرنا ہو تو بجلی اور بلب کے درمیان کتنے واسطے دینے پڑتے ہیں فیوز سے میٹر تک، میٹر سے بڑی تار پھر ٹرانسفارم تک پھر آگے گریڈ تک اگر ڈائریکٹ تار گریڈ میں لگائیں تو ایک دھماکے سے بلب کی ایسی کی تیسی ہو جائے آپ تو پھر بھی انسان ہیں کچھ حیاء کریں

؎ تجھ سے جو پھیر کے منہ جاتا ہے قرآن گیا == سرخرو ہو کے نہ دنیا سے وہ انسان گیا

جاری ہے ان شاء اللہ صفحہ

منجانب:
درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

﴿ توضیح أحوال المشرکین بالمثال ﴾

" مثال کے ذریعے مشرکین کے أحوال کی وضاحت "

مثال کے ذریعے مشرکین کے احوال کی وضاحت بیان فرمائیں؟

ج = حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اگر تم مشرکین کے اعمال، عقائد اور اُن کے احوال کے بارے میں واقف ہونا چاہتے ہو تو اِس زمانے کے محترف ①، جُہلاء اور پیشہ ور لوگوں کی طرف نظر کرو وہ کس طرح کے خیالات رکھتے ہیں اور ولایت کے بارے میں کس طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مشرکین متقدمین اولیاء کا اعتراف کرتے تھے لیکن اِس زمانے میں اولیاء کے پائے جانے کو محال سمجھتے تھے۔ یعنی وہ کہتے تھے اولیاء وہی ہیں جو پہلے گزر چکے اب اولیاء نہیں پائے جاتے۔

مشرکین قبور اور آثار کی طرف بھی جاتے تھے اور شرک کی مختلف أنواع کا اِرتکاب کرتے تھے۔ مشرکین کے درمیان تشبیہ اور تحریف داخل ہو چکی تھی جیسے حدیث پاک میں ہے کہ:

" ضرور تم اُن کی پیروی کروگے جو تم سے پہلے تھے"

آفات میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ اِس دور میں بھی لوگ موجود ہیں جنہوں نے مشرکین کی مثل اعتقاد کیا ہوا ہے۔

اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شہر میں بھیجا اور کس چیز کو رائج کرنے کا حکم دیا؟

ج = اللہ پاک نے اپنی رحمت سے اپنے نبی تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب شریف میں بھیجا اور انہیں ملت حنیفیہ کو رائج کرنے کا حکم دیا۔

اللہ پاک نے قرآن پاک میں کس سے مخاصمہ کیا اور اِس مخاصمے میں دلیل کہاں سے پکڑی؟

ج = اللہ پاک نے قرآن پاک میں مشرکین سے مخاصمہ کیا اِس مخاصمے میں ملّت حنفیہ کے جو باقی مسلمات تھے اُن سے دلائل پکڑے تاکہ جواب دینا متحقق ہو جائے۔

بقیہ حصہ = المختصر تقلید کرنا واجب ہے اجماع امت کی رو سے جو شخص چار ائمہ اکرام (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کسی ایک کا بھی مقلد نہیں وہ گمراہ و بددین ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کا رسالہ " الفضل الموہبی" المعروف رد غیر مقلدین۔

① حجام (نائی) اور کسان جیسے پیشہ ور کو " محترف " بولتے ہیں۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

(جواب الاشراک)

اللہ نے مشرکین کے شرک کا جواب کس طرح عطاء فرمایا؟

ج = اللہ پاک نے ۴ طرح سے جواب عطاء فرمایا۔

اَوّلًا = دلیل کو طلب فرمایا (یعنی تم جو شرک کرتے ہو تمہارے پاس کیا دلیل ہے) اللہ پاک نے فرمایا:

﴿ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴾ ((النمل: ۶۴))

ترجمہ: ”

وہ لوگ جو اپنے آباؤ اجداد کی تقلید سے دلیل پکڑتے تھے اللہ پاک نے اُن کی دلیل کا رد فرمایا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَاؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴾ ((البقرہ: 170))

ترجمہ: ” اور جب اُن سے کہا جائے اُس کی پیروی کرو جو اللہ پاک نے نازل کیا وہ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم اُس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا ہے اگرچہ اُن کے آباء و اجداد نہ کسی شے کی عقل رکھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں۔

ثانیًا = اللہ پاک نے فرمایا کہ رب کے اور بندوں مابین برابری نہیں ہے۔

فرمایا: ﴿ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴾

ثالثًا = اس مسئلے پر انبیاء کے اجماع کو بیان فرمایا۔

فرمایا: ﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾

” اور ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو نہیں بھیجا مگر ہم نے اُن کی طرف وحی کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری عبادت کرو “۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

رابعًا = اللہ پاک نے بتوں کی عبادت کرنے کا رد فرمایا کہ محض پتھر جو نفع و نقصان کے مالک نہیں وہ کیسے اُلوہیت کے مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں؟
یہ جواب اُس قوم کے لئے چلایا گیا تھا جنہوں نے پتھروں کے خدا بنا کر انہیں معبود ذاتی سمجھ لیا تھا۔

(جواب التشبیہ)

اللہ پاک نے مشرکین کی تشبیہ کا جواب کس طرح عطاء فرمایا؟

ج = اللہ پاک نے فرمایا جو تشبیہ دیتے ہو اس پر دلیل پیش کرو۔ وہ لوگ اپنے آباء کی تقلید سے دلیل پکڑتے تھے اللہ نے اُن کی دلیل کا توڑ اس آیت کے ذریعے فرمایا ارشاد ہوتا ہے:

(قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ)

مشرکین کی تشبیہ کا دوسرا جواب تمہارے رب نے یوں عطاء فرمایا کہ تم کہتے ہو فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں حالانکہ والد اور ولد کے درمیان ہم جنس ہونا ضروری ہے اور وہ مفقود ہے لہذا معلوم ہوا فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں اللہ اولاد سے پاک ہے۔
تیسرا جواب اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز اپنی جانوں کے لئے ناپسند کرتے ہو اُس کو اللہ پاک کے لئے ثابت کرتے ہو کیونکہ مشرکین کی حالت یہ تھی کہ وہ خود بیٹیوں کو مکروہ اور مذموم سمجھتے تھے لیکن اللہ پاک کے لئے ثابت کرتے تھے۔

اللہ پاک نے فرمایا:

(اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ) "کیا تیرے رب کے لئے بیٹیاں اور اُن کے لئے بیٹے ہیں"۔

یہ آیت اس لئے چلائی گئی جو قوم مقدمات مشہورہ کی عادی تھی اُس کا رد کیا جائے مشرکین میں سے اکثر لوگ وہمی خیالات کرتے رہتے تھے۔

(جواب التحریف)

اللہ پاک نے فرمایا جو تحریفات تم کرتے ہو یہ کسی ائمہ ملت سے ثابت نہیں سارا کا سارا تمہارا اپنی طرف سے گھڑا ہوا ہے اور غیر معصوم کا نیا کام پیدا کرنا ہے حالانکہ فقط انبیاء و فرشتے معصوم ہیں۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

(جواب استبعاد الحشر والنشر)

اولًا = اللہ پاک نے فرمایا کہ جس طرح اللہ پاک مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح اللہ پاک مردہ لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اس میں کون سی بعید از فہم والی بات ہے۔ مناط اور مدار کی چھان بین کرنا جو قدرت کو شامل ہے۔ اور دوبارہ اُٹھایا جانا ممکن ہے رب پر زیادہ آسان ہے۔

اللہ پاک فرماتا ہے =

(أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ)

ثانیا = پہلے لوگ کتب الٰہی والے حشر و نشر کے حق ہونے کی خبر دیتے آ رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔

(جواب استبعاد إرسال الرسل)

مشرکین رسولوں کے بھیجے جانے کو بعید از فہم سمجھتے تھے تو اللہ پاک نے کیا جواب عطاء فرمایا؟

ج = اولًا جواب دیا کہ تم لوگ بعید از فہم جانتے ہو حالانکہ انبیاء کی بعثت اور رسالت کا وجود امت سابقہ میں موجود ہے دلیل اللہ پاک کا یہ فرمان ہے =

(وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم)

اللہ پاک نے دوسرا جواب دیا کہ یہاں پر رسالت سے وحی مراد ہے۔

(قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ) ہم نے وحی کی تفسیر ایسے انداز میں کی ہے جو محال نہیں ہے

(وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا)

اللہ پاک نے تیسرا جواب عطاء فرمایا کہ ہم نے اُن معجزات کو ظاہر نہیں فرمایا جو معجزات مشرکین طلب کرتے تھے ہمارا معجزات کو ظاہر نہ فرمانا مصلحت کلیہ کی وجہ سے تھا۔ مشرکین کا علم اس مصلحت کلیہ کے ادراک سے قاصر تھا۔ اسی طرح کسی معین شخص کی نبوت کے لئے اللہ پاک نے مشرکین سے اتفاق نہیں فرمایا

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

اسی طرح مشرکین کہتے کہ کسی فرشتے کو رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا ہر ایک کی طرف علیحدہ علیحدہ وحی کیوں نہیں کی گئی۔ اللہ پاک نے فرمایا ان کی ہر بات نہ ماننا مصلحت کلیہ کی وجہ سے ہے۔

(سبب تکرار المضامین)

مضامین کے تکرار کی علت کیا ہے؟

ج = اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن لوگوں کی طرف ہدایت کے لئے بھیجا اُن میں سے اکثر لوگ مشرکین تھے جس کی وجہ سے اللہ پاک نے مذکورہ مضامین کو متعدد طریقوں اور تاکیدوں کے ساتھ قرآن عظیم میں ذکر فرمایا۔ ان مضامین کو بار بار لاتے میں اللہ پاک نے کوئی حرج محسوس نہ فرمائی اور مناسب بھی یہی تھا کہ اُن جاہلوں کے مقابلے میں ایسی ایسی تاکیدات لگائی جائیں اسی وجہ سے مضامین کا تکرار ہوا۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

عنوان

ذکر الیہود

یہودی سے کیا مراد ہے نیز یہودیوں کی گمراہیاں بیان کریں؟

(اَلْیَھُوْدُ) =

ج = لفظ ھادَ یَھُوْدُ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے جمع کثرت کا صیغہ ہے۔ جو توبہ کرے اور حق کی طرف رجوع کرے اُسے یہودی بولتے ہیں۔

(گمراہیاں) = یہودی تورات پر ایمان لاتے تھے اُن کی گمراہیاں مندرجہ ذیل ہیں:

i) تورات کے احکام میں لفظی یا معنوی تحریفات کیا کرتے تھے۔

ii) تورات کی آیتوں کو چھپا دیتے تھے۔

iii) اپنی طرف سے گھڑ کے تورات میں وہ چیزیں داخل کرتے تھے جو اُس میں نہیں ہوتی تھیں۔

iv) تورات کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کیا کرتے تھے۔

v) اپنے مذہب میں تعصّب کا مبالغہ کیا کرتے تھے۔

vi) ہمارے نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید از فہم سمجھتے تھے۔

vii) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سُوءِ ادب اور طعن کی نسبت کرتے تھے۔

viii) حرص، بخل اور اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں مبتلا تھے۔

علم میں اضافے کے لئے ضروری باتیں =

- کسی نبی اور کتاب کا اِنکار کفر ہے اِس دور میں سب اہل کتاب نہیں ہیں مُرْتَد ہیں۔
- اِن تحریفات کرنے والوں سے نکاح حلال نہیں یہودی ہوں یا نصرانی پرلے درجے کے خبیث لوگ ہیں۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

بیان تحریف احکام التوراۃ
مشرکین تورات میں کس طرح تحریفات کیا کرتے تھے؟
جواب =

اہل تورات دو طرح سے تحریفات کیا کرتے تھے =

(۱) تحریف لفظی (۲) تحریف معنوی

اما التحریف اللفظی

تحریف لفظی :- "لفظ کو ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف تبدیل کرنا، تحریف لفظی کہلاتا ہے"۔

تحریف لفظی تین طرح سے ہے =

(۱) کبھی کلام میں زیادتی کرکے (۲) کبھی کلام میں کمی کرکے

(۳) کبھی بعض الفاظ کو بدل دیتے سے

((الفوز الکبیر صفحہ نمبر 32 حاشیہ نمبر 1))

صاحب الفوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقیر کے نزدیک ثابت شدہ بات یہ ہے کہ اہل تورات، تورات کے ترجمہ میں اور اس کی تفسیر میں تحریفات کرتے تھے اصل تورات میں تحریفات نہیں کرتے تھے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہوتا کہ تحریف لفظی ہوئی ہے تو پھر یہ بات کیوں فرمائی جو امام بخاری نے اپنی کتاب "بخاری شریف" میں حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے "اے مسلمانوں کے گروہ کیسے تم اہل کتاب کے بارے میں سوال کرتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی پر نازل کیا نبی پاک نے اللہ کی خبریں بیان فرمائی ہیں اللہ نے تمہیں اس بات کی خبر بھی دی ہے کہ یہودیوں نے اللہ کی کتاب تورات کو بدل دیا ہے تبدیل کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس پر مال و دولت کمائیں اللہ نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم سوال مت کرو۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے یہودیوں میں کوئی ایسا مرد نہیں دیکھا جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے جو تم پر نازل ہوئی جب وہ سوال نہیں کرتے تم کیوں کرتے ہو۔"

((الفوز الکبیر صفحہ 33 حاشیہ نمبر 1 تحت هذا هو قول ابن عباس))

منجانب:
درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

"اَلْفَوْزُ الْکَبِیْرُ" حاشیے کے اندر [لَا فِیْ اَصْلِ التَّوْرَاۃ] کی وضاحت کرتے دو مذہب کے مؤقف بیان ہوئے ہیں۔

شیخ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا مؤقف :- شیخ فرماتے ہیں تورات کے الفاظ اور اُس کے کلمات میں واقع نہیں بلکہ ترجمہ اور تفسیر میں تحریف واقع ہوئی ہے۔

(دلیل) = حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے جس کو میں نے پچھلے صفحے پر ذکر کیا ہے۔

جمہور علماء اکرام کا مؤقف :- جمہور علماء اکرام فرماتے ہیں تورات اور اُس کے کلمات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔

(دلیل) = قرآن پاک میں ہے :

[مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ]

" اُن لوگوں میں سے جو یہودی ہوئے وہ کلمات کو اُن کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں "۔

قولہ تعالیٰ :

[فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا]

" ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس پر تھوڑی سی قیمت لیں "۔

(جمہور علماء) = فرماتے ہیں ان آیات سے ثابت ہوا کہ انھوں نے تورات کے الفاظ میں اور کلمات میں تحریفات کی ہیں۔

((الفوز الکبیر صفحہ 32 حاشیہ 9 تحت لا فی اصل التوراۃ))

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

امّا التحریف المعنوی

تحریفِ معنوی سے کیا مراد ہے؟

ج) = ارادے کے ساتھ یا بغیر ارادے کے تأویل فاسد کے سبب لفظ کو اُس کی مراد کے غیر پر محمول کرنا، تحریفِ معنوی کہلاتا ہے۔

((الفوز الکبیر مع حاشیہ الکنز الوفیر صفحہ ۷۲))

تحریفِ معنوی میں اُس آیت کو ایک معنی سے دوسرے معنی کی طرف تبدیل کر دیا جاتا تھا۔ یہودی لوگ اپنی طرف سے فیصلہ کر کے حکم لگا دیتے تھے جس کے سبب وہ سیدھے راستے بھٹک گئے۔

بعض الصور للتحریف المعنوی

تحریفِ معنوی کی بعض صورتیں بیان فرمائیں؟

ج) = تحریفِ معنوی کی تین صورتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "الفوز الکبیر" میں بیان فرمائی ہیں =

۱- فمن جملۃ ذلک

جملہ تحریفات میں سے ایک تحریف یہ ہے:

ہر ملت میں دین اپنانے والے فاسق اور انکار کرنے والے فاسق کے درمیان فرق کو بیان کیا گیا ہے تحریفات کرتے ہوئے یہودی کہتے ہے کہ اللہ نے عذاب شدید اور کافر کے لئے ہمیشہ جہنم میں رہنے کو ثابت کیا ہے انبیاء شفاعت کر دیں تو فاسق جہنم سے نکالا جا سکتا ہے۔ اللہ نے یہ مذکورہ باتیں تورات میں یہودیوں اور عبرانیوں کے لئے، انجیل میں نصرانیوں کے لئے اور قرآن پاک میں مسلمانوں کے لئے ثابت کی ہیں۔ یہ تحریفات معنوی ہیں۔

شیخ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں حالانکہ اصل بات تو یہ ہے کہ حکم کا دارومدار اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے اور اُس نبی کی فرمانبرداری کرنا ہے جس کو اُن کی طرف بھیجا گیا ہے جو وہ شریعت لے کر آیا ہے اُس پر عمل کرنا اُس شریعت میں جن سے منع کیا گیا ہے اُن کاموں سے رُکنا اصل بات تو یہ ہے اللہ نے کسی فرقے کو خاص نہیں کیا یہ لیس یہودیوں نے اور عبرانیوں نے گمان کر لیا ہے کہ صرف یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں انبیاء کی شفاعت نفع پہنچائے گی وہ دلیل بھی دیتے تھے جو اللہ نے قرآن پاک میں بیان فرمائی

﴿وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً﴾

"وہ کہتے تھے ہم ہر گز آگ میں داخل نہ ہوں گے مگر گنتے ہوئے دنوں تک"

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کیسے وہ لوگ جنت میں کیسے داخل ہوں گے اگرچہ حکم کا دارومدار محقق نہ ہو اگرچہ وہ اللہ پر ایمان نہ لائیں اگرچہ اُن کے لئے آخرت میں ایمان سے کوئی حصہ نہ ہو اگرچہ نبی پاک کی رسالت نہ مانتے ہو یہ محض غلط ہے اور اندھی جہالت ہے

اِن سب تحریفات کا رد قرآن عظیم نے بڑے احسن انداز میں فرمایا ہے قرآن وہ عظیم کتاب ہے جو گزری ہوئی کتابوں کی نگہبانی کرنے والا ہے اِشکال والی جگہوں کو واضح فرمانے والا ہے قرآن پاک نے یہودیوں کے تمام شبہات کو دور فرما کر سارے پردوں کو ہٹا دیا فرمایا:

﴿ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓــٴَـتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾

(البقرہ : ۸۱)

ترجمہ:- "کیوں نہیں جس نے برائی کمائی اور اُس کی برائی نے اُس کو گھیر لیا تو یہی لوگ آگ والے ہیں وہ ہمیشہ اُس آگ میں رہیں گے"

۲- فمن جملۃ ذلک

تحریف معنوی کی دوسری صورت:

ہر ملت کے احکام جو اُس زمانے کی مصلحت کے مطابق تھے اُن کو روشن بیان کیا گیا تھا۔ احکام کی تشریع میں قوم کی عادت کی رعائت کرتے ہوئے مسلک کو چلایا گیا تھا۔ اللہ پاک نے شریعت کو اختیار کرنے کا حکم دیا کہ اِس پر اپنے عقائد مضبوط کرو اور اچھے اعمال پر ہمیشگی اختیار کرو یعنی جب تک دوسرے نبی نہیں آجاتے وہ اپنے سے پہلے والے نبی کی نبوت کا پردہ نہیں کھولتے تب تک تم اِن احکام کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

لیکن یہودی لوگ نے اِن باتوں کو اس بات پر محمول کیا کہ یہودیت کبھی منسوخ نہ ہوگی ہمیشہ رہے گی وصیت کا جو حقیقی معنی ہوتا ہے وہ ہوتا ہے ایمان لانا اور اعمال صالح کرنا جو یہودیوں میں تھے ہی نہیں انہوں نے یہی یہی گمان کیا ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو ہمیشہ یہودیت کو پکڑے رہنے کی وصیت کی ہے۔

یہ تھی تحریف معنوی کی دوسری صورت۔ (ختم شدہ)

اِس دور میں شریعت محمدی لاگو ہے جتنے یہودی، عیسائی جتنے بھی بدمذہب ہیں اُن کو شریعت محمدی پر ایمان لے کر آنا فرض عین ہے۔ ۱۲ فقیر

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

٣ - ومن جملة ذلک

تحریف معنوی کی تیسری صورت:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ملت میں انبیاء اور اُن کے تابعین کو محبوب اور مقرب لقب سے نوازا تھا۔

اور جو لوگ ملّت کے منکر تھے اُن کی مذمت بھی بیان فرمائی۔

اِس باب میں لفظ "خطاب" واقع ہوا ہے جو ہر قوم میں شائع تھا۔ اللہ نے اپنے محبوب اور پیارے بندوں کے لفظ "الأبناء" کو ذکر کیا ہے تو شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں محبوبین کی جگہ "الأبناء" کو ذکر کرنے میں کون سی تعجب والی بات ہے۔

یہودی لوگوں نے تحریف معنوی کرتے ہوئے یہ گمان کر لیا کہ یہ جو لفظ "الأبناء" ذکر ہوا ہے اس سے ہم یہودی، عبری اور اسرائیلی مراد ہیں۔

حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ "ابناء" کا اطلاق اُس پر ہوگا جو فرمانبرداری، عاجزی کرے اور "الابناء" کا اطلاق اُس پر ہوگا جو اللہ کے بتائے ہوئے حق راستے پر چلے۔ وہ حق والا راستہ جو اللہ نے اپنے انبیاء پر نازل کیا۔

تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ یہودیوں کے ذہنوں میں وہ تأویلاتِ فاسدہ راسخ ہو چکی تھیں جو انہوں نے اپنے آباء واجداد سے لی تھیں۔ اِسی وجہ سے وہ حق باتیں چھپا کر اپنے من گھڑت گمان کرتے رہتے تھے۔

پس ہماری پیاری کتاب "القرآن الکریم" نے اِن کے تمام فاسد گمانوں کو کامل طور پر زائل کیا ہے۔

بیان کتمان آیات التوراۃ

وہ کون سی وجہ تھی جس کے باعث یہودی تورات کی بعض آیتوں کو چھپا دیتے تھے؟

ج: یہودی حضرات کسی بڑے شخص کی عزت وجاہ کی حفاظت اور منصب عزیز کو حاصل کرنے کے لئے تورات کی بعض آیات کو چھپا دیا کرتے تھے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

اور اس بات کا خوف کرتے تھے کہ لوگوں میں جو ان کی عزت ہے کہیں وہ ختم نہ ہو جائے اور ان آیات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے لوگ ہمیں ملامت نہ کریں ان سب باتوں کے خوف کی وجہ سے وہ سرے سے ہی آیتیں چھپا دیا کرتے تاکہ شرمندگی نہ ہو۔

بعض أمثلة الكتمان

وہ کس طرح آیتوں کو چھپاتے تھے مثالوں کے ذریعے وضاحت فرمائیں؟

ج =

۱۔ فمن جملة ذلك

آیتوں کو چھپانے کی بعض مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے =

کہ زانی کو رجم کرنے کا حکم تورات میں موجود تھا لیکن یہودی علماء نے رجم کو ترک کرکے کوڑے لگانے اور چہرے کے مسخ کرنے کو قائم مقام کر دیا یعنی جو زنا کرے اس کو رجم نہ کیا جائے بلکہ کوڑے لگائے جائیں یا چہرہ بگاڑ دیا جائے۔ یہودی لوگ ذلت اور رسوائی سے بچنے کے لئے اس طرح آیتوں کو چھپا دیا کرتے تھے۔

۲۔ فمن جملة ذلك

آیتوں کو چھپانے کی بعض مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے =

کہ تورات کی آیتوں کے اندر ایک خبر بیان کی گئی کہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی اولاد میں سے ایک نبی مبعوث کئے جائیں گے جس کی ملت کا ظہور اور شہرت ارض حجاز تک پھیل جائے گا تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ..... الخ) کے ذریعے عرفہ کے پہاڑ گونج اٹھیں گے لوگ شہروں کے اطراف سے جوق در جوق اس نبی کی طرف آئیں گے یہ ساری باتیں تورات میں اب بھی موجود ہیں لیکن یہودیوں نے تاویلیں کیں اور کہا کہ ہمیں صرف اس ملت کے بارے میں خبر دینے کا حکم دیا گیا ہے اس کو لینے کا حکم نہیں ہے یہودی کہتے: (مَلْحَمَةٌ كُتِبَتْ عَلَيْنَا) " یہ ایک جنگ ہے جو ہم پر فرض کی گئی ہے"۔

لیکن ان یہودیوں میں سے جو شریف النفس لوگ تھے انہوں نے ان تاویلات فاسدہ کو قبول نہ کیا وہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے اور کہتے حیاء کرو اللہ سے ڈرو اس راز کو فاش نہ کرو اپنی فاسد تاویلوں کا لوگوں میں اعلان مت کرو

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

لیکن وہ لوگ اپنی حرکت سے باز نہ آئے۔
اس بات کی خبر اللہ پاک نے یوں بیان فرمائی =

﴿ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ﴾

"کیا اُن لوگوں کو خبریں دیتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولا تاکہ وہ تمہیں تمہارے رب کے پاس حجت بتائیں"۔

اب سب سے بڑا جاہل کون ہے جو اللہ پاک کے احسان کو حضرت ہاجرہ و اسماعیل علیہما السلام پر اس مبالغے کے ساتھ محمول کرے اُن کی ذمہ داری تھی کہ اُس نبی کی آمد کی خبر لوگوں میں سنا دو تمہارا کام صرف خبر دینا ہے نہ کہ اُبھارنا اور ترغیب دلانا

((سبحانک هذا افك عظيم))

﴿ أسباب الإلحاق ما ليس منها بها افتراء منهم ﴾

یہودی اپنی طرف سے من گھڑت چیزیں تورات میں داخل کرتے تھے اس کے اسباب کیا تھے چند بیان فرمائیں؟

ج = مندرجہ ذیل أسباب تھے =

i) اُن کے بڑے بڑے علماء اور پادریوں پر تعمق اور تشدد داخل ہو چکا تھا
ii) شارع کی نصّ کے بغیر بعض مصلحت کی وجہ سے احکام کو استنباط کرنے کی وجہ سے
iii) جو کمزور استنباط کرتے پھر اُس کی ترویج کرتے اور اصل کے ساتھ ملا دیتے تھے اپنے بزرگوں کے اتفاق کو دلیل قطعی سمجھتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے تھے جب دلیل مانگی جاتی تو اپنے سلف کے أقوال پیش کرتے تھے۔

یہ بات کو اس طرح سمجھئے کہ اُن کا کوئی بڑا اپنے آپ پر مشکل پیدا کرنے کے لئے سحری نہیں کرتا یوں ہی بغیر کھائے پیئے روزہ رکھ لیتا تو بعد والوں نے اُس کے اس فعل کو دلیل بنالیا اور یہ اعلان کر دیا کہ سحری جائز ہی نہیں ہے۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

(سبب التساهل والتعصب)

یہودی تورات کے احکام کو قائم کرنے میں سستی کیا کرتے تھے اس سستی کے کیا اسباب تھے بیان فرمائیں؟

ج = یہودی تورات کے احکام کو قائم کرنے میں سستی کرتے تھے کیوں کہ وہ حرص (لالچ) اور بخل میں مبتلا تھے ظاہر بھی یہی ہے کہ حرص و بخل نفس امارہ کے تقاضوں میں سے ہے۔ اور یہ بات بھی مخفی نہیں ہے کہ نفس امارہ اکثر لوگوں پر غالب آچکا ہے۔ مگر جس کو اللہ پاک محفوظ رکھے وہ بچ جاتا ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا:

(إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ)

"بے شک نفس امارہ ضرور برائی کا حکم دیتا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے"۔

فائدہ:- اللہ کے پیارے تھے صرف رب پر بھروسہ کیا پھر ہوا کیا بھاگتے ہوئے تشریف لیتے گئے دروازے خود بخود کھلتے گئے سچ فرمایا

(وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا)

"جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے"۔

مگر یہ گھٹیا عادت یہودیوں میں دوسرے رنگ میں ظاہر ہو چکی تھی وہ اپنی فاسد تاویلات کو درست کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے اپنی طرف سے منکرات کا ارتکاب کر کے پھر اُس کو شریعت کا نام دے دیتے تھے۔

(أسباب استبعاد رسالة نبينا صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو کیوں بعید از فہم جانتے تھے؟

ج = اِس کے چند أسباب تھے =

۱) انبیاء کی عادات اور احوال مختلف تھے کسی نبی نے زیادہ شادیاں فرمائیں جیسے محمد علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت سلمان علیہ السلام اور کسی نبی نے کم شادیاں فرمائیں اور حضرت یحیٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جنہوں نے اصلاً شادی کی ہی نہیں تھی۔

منجانب:

درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

(ii) انبیاء اکرام کی شریعتیں مختلف تھیں۔
(iii) انبیاء کے معاملے میں اللہ کے طریقہ کا مختلف ہونا۔
(iv) ہمارے نبی کا بنی اسماعیل سے ہونا حالانکہ جمہور انبیاء اکرام بنی اسرائیل سے تھے۔

وضاحت:- یہی وجوہات تھیں جن کی بناء پر وہ ہمارے نبی کی رسالت کو بعید از فہم سمجھتے تھے۔

(ایک اعتراض اور اُس کا جواب):-

(اعتراض) = نفس امّارہ کی پیروی کرنا صرف یہودیوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کثیر لوگ نفس امّارہ کی پیروی کرتے ہیں جب پیروی کرنا یہودیوں کے ساتھ خاص نہیں تو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو یہودیوں کی گمراہیوں سے کیوں شمار کیا؟

جواب = " اگرچہ ہمارے نبی پاک کی امت میں سے کثیر نفس امّارہ کی پیروی کرتے ہیں لیکن یہودیوں میں یہ پیروی دوسرے رنگ میں ظاہر ہوئی تھی وہ یوں کہ وہ لوگ اپنی طرف سے فاسد تاویلات کو گھڑ کے شریعت میں ظاہر کرتے تھے کہ یہ شریعت ہے۔

(پیاری بات) =

اس دور 2022ء میں صرف علم کا نام باقی ہے۔
اس بات کا انکار نہیں کہ علماء نہیں پائے جاتے علماء بھی موجود ہیں لیکن اکثریت لوگ علم کی چاشنی سے خالی ہیں۔ قرآن پاک نعوذ باللہ الماریوں میں پڑے پڑے دیمک کی نظر ہو جاتے ہیں علم دین کی کتابیں سڑکوں پر رکھ کے فروخت کی جا رہی ہیں متقدمین بزرگان دین صدیوں پہلے فرما گئے کہ تم جب یہ زمانہ دیکھو علم دین کی کتابیں سڑکوں پر اور جوتے شیشوں میں سجا کر بیچے جائیں تو سمجھ جانا لوگوں کو اب علم کی نہیں جوتوں کی ضرورت ہے۔ (العیاذ باللہ)

منجانب:
درجہ خامسہ مدنی سیکشن (C)
جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ شاہ رکن عالم ملتان

نوٹس الفوز الکبیر

درجہ خامسہ سیکشن سی

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ ملتان شریف

بفیضان نظر:

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا جمیل مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مؤلف:

محمد فارس رضا عطاری

نظرثانی:

ابو سفیان محمد عمران رضا عطاری

نوٹ:۔

اگر ان نوٹس میں کوئی غلطی پائیں فوراً اطلاع فرمائیں۔

رابطہ نمبرز:۔

03066409883 واٹس ایپ نمبر

03045373955